نگاہ اولین

پاکستان یا مسلمان

ہمایوں رشید صدیقی

ہمارا نعرہ ''سب سے پہلے اسلام'' پھر ''پاکستان'' ہونا چاہئے تھا، کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر ہی معرض وجود میں آیا ہے۔ بانیٔ پاکستان نے ایک دفعہ فرمایا ''پاکستان اسی وقت وجود میں آیا تھا جس دن یہاں پہلے مسلمان کا قدم پڑا تھا۔'' ویسے بھی ہر مسلمان کے لئے ان کے دینی اقدار کا تحفظ سب سے پہلے پھر وطن کی بات کی جانی چاہئے۔﴿ان تنصروا الله ينصركم﴾ مگر ہمارے حکمران طبقہ خاص کر ہمارے صدر مملکت صاحب کا تکیہ کلام بلکہ ان کے مشہور زمانہ کتاب کا بھی عنوان ''سب سے پہلے پاکستان'' ہے۔ شاید مطلب یہ ہوگا کہ ہر طرح سے پاکستان کی حفاظت کی ذمہ داری ان پر ہے یہی ان کا اول تا آخر مقصود کلام سمجھا جاتا ہے۔ مگر ملک کی حفاظت کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے اس طریقے سے پورا ملک مسائل کے گرداب میں پھنس گیا ہے۔

پاکستان کے بعض علاقوں میں فوج اپنے ہی عوام سے برسرپیکار ہے اس سے مسلح افواج کا امیج خراب ہورہا ہے جو پاکستان کو متحد رکھنے کا واحد باعزت ادارہ سمجھا جاتا ہے جو اپنی اعلیٰ تربیت اور سچے مسلمان اور پکے پاکستانی فوج کی حیثیت سے قوم ان پر فخر کرتی ہے مگر انہیں انسداد دہشت گردی کے نام پر ملک کے مختلف حساس علاقوں میں فوجی کارروائی کے لئے متعین ہیں، حال یہ ہے کہ قوم کے یہ محافظ دستے خود اپنی حفاظت کے محتاج ہو گئے ہیں۔

بعض مبصرین کا خیال ہے کہ یہ جنگ پاکستان کے لئے نہیں بلکہ امریکہ کے لئے لڑی جارہی ہے اور پاکستان خواہ مخواہ جنگ میں الجھا ہوا ہے جب امریکہ افغانستان سے چلا جائے گا تو معاملہ ٹھیک ہوگا۔

ملک میں بلاوجہ اور دستور سے ماوراء ایمرجنسی نافذ رہی، آئین بھی معطل پر بھی قدغن رہا اور عدلیہ کی بھی آزادی سلب کر لی گئی جو ہنوز جاری ہے۔ باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ حکمرانوں کے اپنے مستقبل کی سیاست کے تحفظ کی خاطر کیا گیا ہے جب معاملہ اپنے حق میں درست ہوا تو ایمرجنسی اٹھالی مگر عدلیہ اب بھی زیر عتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کو محفوظ رکھے ورنہ دشمنان اسلام پاکستان کو خود پاکستانیوں کے ہاتھوں تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ادھر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے بعض عناصر عجیب وغریب واہیات اور پروپیگنڈے کر رہے ہیں

مغربی میڈیا پہلے شوشے چھوڑتے ہیں پھر ہمارے تاثرات وغیرت وحمیت کا جائزہ لیتے ہیں اس طرح آگے اقدام کرتے ہیں، اب تو انتخاب کا بھی اعلان ہو چکا ہے، صدر صاحب نے وردی بھی اتار لی ہے۔حزب اختلاف، انتشار کا شکار ہے بلکہ دست وگریبان ہے ایسے ماحول میں کیسے انتخاب ہوگا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

آج پاکستان اور اس ملک کے عوام جس دور ابتلاء سے گزر رہے ہیں وہ بیان سے باہر ہے۔ہمیں اپنے رب سے استغفار کرنا چاہیے اور ہر ایک کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے اپنے گناہوں کا بھی نتیجہ ہے اور حکمران بھی اپنے عوام کا عکس ہوتا ہے۔ ہمارے رسول مقبول ﷺ کا ارشاد ہے (عمالكم أعمالكم) ''جیسی روح ویسے فرشتہ،،عذاب الٰہی مختلف صورتوں میں نازل ہوتا ہے۔

آج پورے ملک کے انتظام وانصرام صرف فرد واحد کے ہاتھ میں ہے جس طرح چاہے کریں ،عوام کی دولت ''مالِ مفت دل بے رحم'' کے مصداق جس طرح صرف کرنا چاہے کرلیں ۔سیاسی ڈیل کے تحت اربوں واجب الادا رقوم معاف کردیں جب چاہیں بنکوں سے سیاسی مصلحت کے تحت اربوں روپے قرض معاف کریں ،حالانکہ یہ قومی دولت عوام کی مرضی کے برخلاف حکمرانوں کو خرچنے کا شرعی وقانونی حق نہیں۔

رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین کے سنہرے ادوار میں بیت المال سے عوام کی مرضی کے برخلاف ایک ٹکہ بھی خرچتے نہیں تھے، چنانچہ بنوہوازن کے لوگ تائب ہوکر جب رسول اللہ ﷺ کے حضور اپنا غنیمت میں لیا ہوا مال وغیرہ انہیں واپس کردینے کا مطالبہ کرنے آئے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے رائے طلب کی اور اجازت مانگی تو وہاں پر موجود لوگوں نے بھی ہاں کہا پھر بھی آپ نے فرمایا کہ شاید کچھ لوگ یہاں موجود نہیں ہونگے اسلئے اپنے سرکردوں کے ذریعے معاملے کو اٹھائیں یوں لوگوں کی مرضی سے معاملہ طے ہوا۔(بخاری کتاب الاحکام باب ٣٦)

اسی طرح بخاری باب المغازی میں روایت ہے کہ فتح خیبر کے بعد ایک غلام مدعم راستے میں تیر لگنے سے فوت ہوگیا تو لوگوں نے ان کی شہادت پر رشک کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے پاس جو چادر ہے وہ اس کے حصے میں نہیں ہے اس کے لئے یہ نار ہے جب یہ سنا تو ایک آدمی ایک تسمہ پیش کیا کہ یہ بھی قبل تقسیم غنیمت لیا ہوا مال ہے تو آپ نے اسے بھی آگ قرار دیا اور فرمایا (شراك او شراكان من نار)

مطلب یہ ہے کہ عوام کی مرضی کے بغیر عوام کا مال رسول اللہ ﷺ جیسی ہستی بھی اپنی تحویل میں نہیں لیتے اور خرچ نہیں کرتے تھے تو ہم اور ہمارے حکمران کی کیا حیثیت ہوگی مگر کیا کیا جائے جو بھی حکمران آتے ہیں وہ ملک اور اس کے